اسی مخلوق کو مسلط کر دیتا ہے (احکام القرآن)۔

علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

یہ ارشاد ان جاہلوں کے خیال کی تردید کرتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ اولی الامر کی اطاعت مطلقاً لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو رسول کی اطاعت پر بھی معروف کی قید لگا دی ہے' حالانکہ رسول کبھی معروف کے سوا کوئی حکم نہیں دیتا۔ اس سے مقصود لوگوں کو خبردار کرنا ہے کہ خالق کی معصیت میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے (روح المعانی)۔

پس درحقیقت یہ ارشاد اسلام میں قانون کی حکمرانی (Rule of law) کا سنگ بنیاد ہے۔ اصولی بات یہ ہے کہ ہر کام جو اسلامی قانون کے خلاف ہو' جرم ہے اور کوئی شخص یہ حق نہیں رکھتا کہ ایسے کسی کام کا کسی کو حکم دے۔ جو شخص بھی خلاف قانون حکم دیتا ہے وہ خود مجرم ہے' اور جو شخص اس حکم کی تعمیل کرتا ہے وہ بھی مجرم ہے۔ کوئی ماتحت اس عذر کی بنا پر سزا سے نہیں بچ سکتا کہ اس کے افسر بالا نے اسے ایک ایسے فعل کا حکم دیا تھا' جو قانون میں جرم ہے (تفہیم القرآن' ج ۵' ص ۴۴۶-۴۴۷)۔

حج کی تمنا کسے نہیں ہے؟

حج کرنے والے اور تمنا کرنے والے سب کے لیے

1-	حاجی کے نام	خرم مراد	۴ روپے ۵۰ پیسے
2-	حج وداع کی داستان	"	۷ روپے ۵۰ پیسے
3-	نالہ نیم شب (۲۱ دعائیں)	"	۳ روپے ۵۰ پیسے
4-	رب کے در پر	مسلم سجاد	۷۵ پیسے
			۱۶ روپے ۲۵ پیسے

دل کی دنیا آباد کرنے والی' ایمان کو تازگی بخشنے والی' اللہ اور رسولؐ سے تعلق کو نمو دینے والی

خصوصی لفافے میں تحفہ حج صرف ۱۲ روپے میں

منشورات' منصورہ' ملتان روڈ' لاہور - 54570 فون : 5425356

معروف مسانید اور کتب حدیث

مختصر تعارف

مولانا عبدالمالک

مُسند کا مفہوم: "مُسند" حدیث کے اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جس کو اسمائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ترتیب پر مرتب کیا جائے۔ یعنی ہر صحابیؓ کی حدیث کو الگ الگ بیان کیا جائے۔ اس ترتیب میں بعض اوقات فضیلت اور اسلام میں سبقت' بعض اوقات قبیلے اور شہروں اور بعض اوقات ناموں کے حروف کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ آسان اور کتاب سے حدیث کو تلاش کرنے میں مفید صورت یہ ہے کہ کتاب حروف کی ترتیب پر مرتب کی جائے۔ "مُسند" کے لفظ سے بعض اوقات حدیث کا وہ مجموعہ بھی مراد ہوتا ہے جو موضوعات اور ابواب کے لحاظ سے مرتب ہو' اس لیے کہ اس مجموعے میں مرفوع روایات ہوتی ہیں۔ جیسے مُسند بقی بن مخلد اندلسی کو اسی معنی میں مسند کہا جاتا ہے۔ یہ اسمائے صحابہ کی ترتیب پر مرتب نہیں بلکہ فقہی موضوعات یا ابواب پر مرتب ہے (الوسالۃ المستطرفۃ ' ص ۷۴-۷۵)۔ مسانید کی تعداد ۱۰۰ سے بھی زیادہ ہے۔ محمد بن جعفر کتانی (۱۳۴۵ھ) نے ۸۲ مسانید ذکر کی ہیں اور اس کے بعد کہا کہ جن مسانید کا ہم نے تذکرہ کیا ہے' ان کے علاوہ بھی بہت سی مسانید ہیں (الرسالۃ المستطرفۃ ' ص ۷۴)۔

مُصَنَّف کا مفہوم: "مصنف" اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جس کی ترتیب فقہی موضوعات کے مطابق ہو اور اس میں مرفوع احادیث پر اکتفا نہ کیا گیا ہو بلکہ آثار صحابہ و تابعین کا ذکر بھی ہو۔

سنن کا مفہوم: "سنن" اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جس میں فقہی ترتیب ہوتی ہے اور اس میں صرف مرفوع احادیث بیان کی جاتی ہیں۔ آثار' صحابہ و تابعین کا ذکر بہت کم ہوتا ہے۔

صحیح کا مفہوم: "صحیح" اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جس کے مصنف نے ارادہ کیا ہو کہ حسن اور ضعیف کی بجائے صرف صحیح درجے کی احادیث ذکر کریں گے۔

معجم کا مفہوم: "معجم" اس مجموعے کو کہا جاتا ہے جس میں احادیث کو محدث اپنے اساتذہ کی ترتیب کے مطابق اسی طرح ذکر کرے۔

مستدرک کا مفہوم: "مستدرک" اس مجموعے کو کہتے ہیں جسے کسی خاص کتاب کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہو کہ جو احادیث اس میں رہ گئی ہوں' ان کو اس مجموعے میں ذکر کر دیا جائے۔

مستخرج کا مفہوم: "مستخرج" اس مجموعے کو کہتے ہیں جس کو کسی خاص کتاب کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہو کہ جو احادیث اس میں آتی ہیں' انھی احادیث کو مصنف اپنی سند سے بیان کر دے۔

ذیل میں صحاح ستہ کے ماسوا چند مشہور مسانید اور دیگر کتب حدیث کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ **مُسند حمیدی**: یہ عبداللہ بن زبیر حمیدی کی تصنیف ہے جن کی کنیت ابوبکر ہے جو امام بخاری کے شیخ (استاذ) ہیں۔ انھوں نے ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ یہ ایک مختصر مجموعہ ہے جس میں مطبوعہ نسخے کے مطابق ۱۳۰۰ حدیثیں ہیں۔ دو جلدوں میں مجلس علمی کراچی نے اس کو شائع کیا ہے۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی نے اس کی احادیث کی تحقیق کی اور اس پر حاشیہ لکھا ہے۔ موضوعات کے لحاظ سے اطراف حدیث (یعنی حدیث کے پہلے کلمات) کی فہرست ترتیب دے کر کتاب کے آخر میں ملحق کر دی ہے۔ اس میں اس بات کی نشان دہی بھی کر دی ہے کہ حدیث کتاب کے کس صفحے پر ہے۔

۲۔ **مُسند الامام احمد بن حنبل**ؒ (متوفی ۲۴۱ھ): یہ بہت بڑی مُسند ہے۔ اس میں چالیس ہزار احادیث ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے جب ۱۸۰ھ میں علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو اسی وقت سے احادیث جمع کرنا شروع کر دیں اور پھر ساری عمر جمع کرتے رہے۔ ان کی زندگی میں یہ ایک مسودے کی شکل میں تھا۔ وہ ان احادیث کو بیان کرتے رہے اور اپنے شاگردوں کو سناتے رہے لیکن تالیف کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ آخری عمر میں اپنے دونوں بیٹوں صالح' عبداللہ اور بھتیجے حنبل کو جمع کیا اور پوری مُسند انھیں پڑھ کر سنائی۔ حنبل کہتے ہیں کہ ساری مُسند ہمیں سنانے کے بعد ہم سے فرمایا کہ میں نے اسے ساڑھے سات لاکھ احادیث میں سے منتخب کیا ہے۔ مسلمان جب کسی حدیث میں اختلاف کریں تو تم فیصلے کے لیے اس کی طرف رجوع کرنا۔

مُسند الامام احمد بن حنبل کو امام کی وفات کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ نے مرتب کیا ہے اور بعض احادیث کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اس طرح عبداللہ سے روایت کرنے والے ابوبکر قطیعی جو بغداد کے محلہ قطیعہ کے رہنے والے تھے انھوں نے بھی اس میں کچھ اضافے کیے ہیں۔ مُسند احمد احادیث کا قابل اعتماد مجموعہ ہے۔ شاہ عبدالعزیزؒ نے اس کو ان کتب میں شامل کیا ہے جو قبولیت میں دوسرا درجہ رکھتی ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے مُسند احمد کی روایات پر اعتراضات کے جواب میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جو القول المسدّد فی الذّب عن المُسند کے نام سے شائع ہوا ہے۔ اس میں انھوں نے کہا کہ مُسند احمد

میں تین چار احادیث کے علاوہ کوئی حدیث بے اصل نہیں۔ وہ تین چار احادیث بھی شاید وہ ہیں جنھیں امام نے کاٹ دیا تھا' یا اصل کتاب سے خارج کر کے حاشیہ میں لکھا تھا' مگر عبداللہ نے انھیں غلطی سے اصل کتاب میں شامل کر دیا (ایضاً' ص ۹)۔

مُسند احمد ' صحابہ کی ترتیب پر ہے لیکن حروف تہجی پر مرتب نہیں بلکہ ترتیب میں بہت سے پہلوؤں کو پیش نظر رکھ کر اس کو مرتب کیا گیا ہے۔ اس لیے ایک صحابیؓ کی روایات ایک جگہ نہیں ملتیں۔ اس میں نام کے لحاظ سے بھی حدیث تلاش کرنے کے لیے ساری کتاب کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لیے علما نے مختلف کوششیں کی ہیں۔ چنانچہ مکتب اسلامی دار صادر بیروت نے جب ۱۳۸۹ھ میں اسے شائع کیا تو اس کے ساتھ فہرست شائع کی جو مشہور محدث علامہ ناصر الدین البانی نے مرتب کی تھی۔ فہرست اسماے صحابہ کے حروف کے لحاظ سے بنائی گئی ہے اور ہر صحابی کے نام کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے کہ اس کی روایت مُسند احمد میں کس کس جلد میں' کس کس صفحے پر ہے (اصول التخریج ودراسۃ الاسانید)۔ عالم عرب کے جلیل القدر محدث احمد محمد شاکر نے اس کی ترتیب اور تخریج پر کام شروع کیا تھا۔ اس کی ۱۶ جلدیں طبع ہو گئی تھیں لیکن تکمیل نہ ہو سکی۔ انھوں نے بہت عمدہ کام کیا اور ہر جلد کے آخر میں ایک فہرست موضوعات کے لحاظ سے دے دی ہے۔ مصر کے ایک اور محدث احمد عبدالرحمٰن البناء الساعاتی نے مُسند کو موضوعات کے لحاظ سے مرتب کر دیا ہے۔ سند حذف کر دی ہے اور مکررات کو بھی حذف کر دیا ہے' الا یہ کہ اس میں کوئی خاص افادیت ہو اور احادیث کی تخریج بھی کر دی ہے۔ انھوں نے اس کی ایک شرح بھی بلوغ الامانی کے نام سے کی ہے۔ نیز اس بات کی تحقیق بھی کر دی ہے کہ کون سے اضافے عبداللہ نے کیے ہیں اور کون سے ابوبکر قطیعی نے کیے ہیں۔ الفتح الربانی کے بعد مُسند احمد سے استفادہ آسان اور عام ہو گیا ہے (مقدمہ الفتح الربانی ' ص ۲۱-۲۲)۔

۳- مُسند ابوداود طیالسی : نام سلیمان بن داؤد بن الجارود طیالسی ہے۔ فارس کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی۔ بڑے بڑے محدثین شعبہ' ہشام دستوائی وغیرہ سے حدیث حاصل کی۔ ۸۰ سال کی عمر میں ۲۰۴ھ میں فوت ہوئے۔ یہ وہ ابوداؤد نہیں جن کی کتاب صحاح ستہ میں داخل ہے۔ اس میں ۲۵۰ صحابہ کی روایات ہیں۔ حاجی خلیفہ کا بیان ہے کہ یہ سب سے پہلی مُسند ہے۔ یہ کتاب مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ ' حیدر آباد دکن ' سے شائع ہو چکی ہے۔ عصر حاضر کے محدث شیخ احمد عبدالرحمٰن البناء الساعاتی نے اس کو بھی فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے اور اس کا نام منحۃ المعبود فی ترتیب مُسند الطیالسی ابوداود رکھا۔ اس کی شرح اور حاشیہ بھی لکھا جس کا نام المحمود علی منحۃ المعبود رکھا۔ یہ دو جلدوں میں مطبع منیریہ' مصر سے ۱۳۷۲ھ میں شائع ہوئی۔

۴- مُسند عبد بن حُمَیْد بن نصر کَشی (متوفی ۲۴۹ھ) : کش' جرجان میں ایک بستی کا نام ہے۔

ان کا نام عبدالحُمید بن حمید بن نصر ہے اور کنیت ابو محمد ہے۔ امام مسلم' ترمذی اور دوسرے محدثین ان سے روایت کرتے ہیں۔ یہ اس فن کے اماموں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس سے ایک اور مُسند کا انتخاب کیا گیا ہے جو مُسند صغیر کے نام سے مشہور ہے اور مُسند کبیر سے زیادہ متداول ہے (شرح عجالة نافعه بستان المحدثین)۔

۵۔ مُسند حارث بن ابی اسامه (متوفی ۲۸۲ھ) : یہ اصل میں معجم ہے کیونکہ حارث بن ابی اسامہ نے اسے اپنے اساتذہ و شیوخ کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اس کی پہلی روایت یزید بن ہارون سے ہے اور ان کی سند سے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ انھوں نے ۹۷ سال کی عمر میں عرفہ کے دن وفات پائی۔

۶۔ سنن ابی مسلم کشی : ان کی کنیت ابو مسلم اور نام ابراہیم ہے۔ عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ ۲۶۴ھ میں انتقال ہوا۔ (بستان المحدثین۔ تحفة الاحوذی)۔

۷۔ سنن سعید بن منصور: کنیت ابو عثمان اور نام سعید بن منصور مروزی ہے۔ طالقان کے رہنے والے تھے مگر بعد میں بلخ میں رہنے لگے۔ ۲۲۹ھ کو مکہ مکرمہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی یہ سنن بھی مجلس علمی کے اہتمام سے چھپ چکی ہے (بستان المحدثین' ص ۷۹ ' معجم الف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' ص ۲۶۸)۔

۸۔ مُسند بزار (متوفی ۲۹۲ھ) : اس کے شروع میں مُسند ابی بکر ہے۔ ان کی کنیت ابوبکر اور نام احمد بن عمرو ہے۔ بزار پنساری کو کہا جاتا ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ انھوں نے اپنی مُسند میں اس بات کا اہتمام بھی کیا ہے کہ حدیث کی سند میں اگر کوئی عیب ہے تو اسے بیان کر دیں۔ اس بنا پر اس کو مُسند مُعَلَّل کہا جاتا ہے۔ وفات شام کے شہر رملہ میں ہوئی۔ (بستان المحدثین از شاہ عبدالعزیز' معجم ما الف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم)۔

۹۔ مُسند ابویعلی الموصلی : ۲۲۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۰۷ھ میں وفات پائی۔ پندرہ سال کی عمر میں علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا۔ ان کا نام احمد بن علی بن المثنی ہے۔ موصلی اس لیے کہا جاتا ہے کہ موصل کے رہنے والے تھے۔ بڑے بڑے محدثین علی بن الجعد' یحییٰ بن معین وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ حافظ اسماعیل بن محمد بن فضیل تمیمی کہتے تھے کہ میں نے بہت سی مسندات پڑھی ہیں لیکن ان سب کی مثال نہروں کی ہے اور مُسند ابویعلی کی مثال اس دریا کی ہے جو ناپیدا کنار ہو۔ اس کی ترتیب میں موضوعات اور اسماے صحابہ دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے' چنانچہ آغاز کتاب الایمان سے ہے اور اس میں سب سے پہلے

مُسند ابی بکر صدیق ہے۔ مولانا ارشاد الحق اثری کی تعلیقات کے ساتھ بھی شائع ہو گئی ہے (بستان المحدثین ' اصول التخریج ودراسة الاسانید)۔

۱۰۔ معجم ابویعلی : ابویعلی کی ایک کتاب معجم بھی ہے جس میں انھوں نے اساتذہ کے حروف کے لحاظ سے ترتیب قائم کی ہے۔ محدثین کا طریقہ ہے کہ معجم کے آغاز میں اس راوی کی روایت کو ذکر کرتے ہیں جس کا نام محمد یا احمد ہو' اس کے بعد کتاب کو اساتذہ کی ترتیب حرفی کے مطابق مرتب کرتے ہیں۔ معجم ابویعلی میں ایسا ہی کیا گیا ہے (بستان المحدثین)۔

۱۱۔ مُسند دارمی : عبداللہ بن عبدالرحمٰن تمیمی سمرقندی دارمی اس کے مصنف ہیں۔ ابو محمد ان کی کنیت ہے۔ مسلم' ابوداؤد' ترمذی' امام احمد کے بیٹے عبداللہ اور یحییٰ بن یحییٰ ذھلی ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی ولادت ۱۸۱ھ میں اور وفات یوم عرفہ جمعرات ۲۵۵ھ کو ہوئی اور تدفین بروز جمعہ یوم النحر کو ہوئی۔ یہ دو جلدوں میں قاہرہ' دمشق' بیروت اور پاکستان سے طبع ہو چکی ہے ۳ ہزار ۵ سو ۵۷ احادیث اور ۱۴۰۸ ابواب ہیں (بستان المحدثین ' ص ۷۵ ' اصول التخریج ودراسته الاسانید' معجم ما الف' ص ۲۱۵۵))۔

۱۲۔ صحیح ابن خزیمہ : حافظ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری متوفی ۳۱۱ھ کی تصنیف ہے۔ اس کے تین اجزا جناب مصطفیٰ اعظمی صاحب کی کوشش سے طبع ہو چکے ہیں۔ اس کا ایک قلمی نسخہ جرمنی کے کتب خانے میں بھی موجود ہے (معجم ماالف ' ص ۲۵۷ ' مقدمہ تحفة الاحوذی' ص ۳۲۹)۔

۱۳۔ سنن دارقطنی : علی بن عمر کی تصنیف ہے۔ بغداد میں محلہ دارقطن کے رہنے والے تھے۔ ۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۸۵ھ میں جمعرات کے روز وفات پائی۔ دو جلدوں میں مع حاشیہ التعلیق المغنی از علامہ ابو الطیب محمد شمس الحق عظیم آبادی' مدینہ منورہ اور "مکتبہ نشرالسنة ملتان" سے طبع ہو گئی ہے۔ عبداللہ ہاشم یمانی کی تعلیقات کے ساتھ دارالمحاسن للطباعہ قاہرہ سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

۱۴۔ مُسند بقی بن مخلد القرطبی (متوفی ۲۷۳ھ) : علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس میں تیرہ سو سے کچھ اوپر صحابہ کی روایات ہیں۔ ترتیب ابواب فقہ پر ہے۔ اسے "مُسند" بھی کہتے ہیں اور "مُصَنَّف" بھی (ایضاً' مقدمہ تحفة الاحوذی' ص ۳۳۱-۳۳۲)۔

۱۵۔ مُسند ابن راھویہ : امام اسحاق بن ابراہیم المعروف بابن راھویہ مروزی (متوفی ۲۳۸ھ) کی تصنیف ہے۔ اس کا ایک کامل نسخہ جرمنی کے کتب خانے میں محفوظ ہے جسے حافظ سیوطی نے تحریر کیا ہے اور حافظ ذہبی نے اس مُسند کے راویوں کی تحقیق پر ایک کتاب لکھی ہے۔ علامہ سیوطی نے اسے بھی اس کے حاشیہ پر نقل کیا ہے (مقدمہ تحفہ الاحوذی' ص ۳۳۳-۳۳۴)۔

۱۶۔ الصحیح المنتقی : حافظ ابی علی سعید بن عثمان بن سعید بن السکن البغدادی (متوفی ۳۵۳ھ) کی تصنیف ہے۔ جرمنی کے کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ حافظ سیوطی کے ہاتھ کا لکھا ہوا موجود ہے۔ ان کا ایک "مُصَنَّف" بھی ہے جو حافظ سیوطی کے ہاتھ سے لکھا ہوا جرمنی کے کتب خانہ میں محفوظ ہے (تحفة الاحوذی' ص ۳۲۹۔ ۳۳۵)۔

۱۷۔ مُسند ابن ابی عاصم : حافظ ابوبکر احمد بن عمر الشیبانی (متوفی ۲۸۷ھ) کی تصنیف ہے۔ حافظ منذری کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جرمنی کی لائبریری میں موجود ہے۔ صاحب کشف الظنون اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس میں تقریباً ۵۰ ہزار احادیث ہیں (مقدمہ تحفة الاحوذی' ص ۳۳۳)۔

۱۸۔مُسند ابن جمیع : ابو الحسین محمد بن احمد بن محمد بن جمیع (متوفی ۴۰۲ھ) کی تصنیف ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ جرمنی کے کتبے میں ہے۔ اس پر حافظ ابن حجرؒ نے مفید حاشیہ لکھا ہے (مقدمہ تحفة الاحوذی' ص ۳۳۳)۔

۱۹۔ مُسند بن ابی عمرو عدنی : ان کا نام محمد بن یحییٰ ہے۔ آپ نے ۲۴۳ھ میں وفات پائی۔ ملا علی قاری کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ جرمنی کے کتب خانے میں موجود ہے (مقدمہ تحفة الاحوذی' ص ۳۳۱)۔

۲۰۔ صحیح ابو عوانہ : حافظ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق سفرائینی نیشاپوری (متوفی ۳۱۶ھ) کی تصنیف ہے۔ صحیح مسلم کی احادیث کو اپنی سند سے بیان کیا ہے۔ امام مسلم بیچ میں نہیں آتے۔ بلکہ امام مسلم کے استاذ یا استاذ کے استاذ سے آخر تک سند کے ساتھ اسی حدیث کو بیان کرتے ہیں جو مسلم میں ہے۔ ایسی کتاب "مستخرج" کہلاتی ہے۔ "صحیح" اس کو اس لیے کہتے ہیں کہ انھوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ امام مسلم کی اسانید کے علاوہ ایسی اسانید بھی لائے ہیں جو مسلم میں نہیں اور بعض احادیث میں اضافے ذکر کیے ہیں۔ اس لیے اس کی حیثیت ایک مستقل کتاب کی ہو گئی (بستان المحدثین' ص ۶۱)۔ دو جلدوں میں حیدر آباد دکن اور دار المعرفۃ بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۱۔ مُصَنَّف عبدالرزاق (متوفیٰ ۲۱۱ھ) : حافظ کبیر ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی کی کتاب ہے۔ یہ صنعا یمن کے رہنے والے ہیں جو یمن کا دارالسلطنت تھا۔ امام احمد بن حنبل' یحییٰ بن معین' اسحاق بن راھویہ ان کے شاگرد ہیں۔ شوال کے مہینے میں پچاسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی نے اس کی احادیث کی تحقیق اور تخریج کی ہے اور اس پر حاشیہ لکھا ہے۔ مجلس علمی' جوہانس برگ جنوبی افریقہ' کراچی نے ۱۱ جلدوں میں بیرت سے ۱۹۷۰ میں طبع کرایا۔ مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی کی توجہ اور کوشش سے یہ کام ہوا (معجم ما الف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دکتور صلاح الدین المنجد' ص ۳۶۸)۔

۲۲- **مُصَنَّف ابوبکر بن ابی شیبہ** (متوفی ۲۳۵ھ) : کنیت ابوبکر نام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ عبسی ہے۔ ابوزرعہ امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد اور بہت سے محدثین نے ان سے استفادہ کیا۔ مصنف میں صرف احادیث احکام کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ اس کتاب کا امتیاز ہے کہ کسی فقہی مذہب کے ساتھ امتیاز نہیں کیا گیا۔ مصنف کے قلمی نسخے ہندستان، قسطنطنیہ کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ایک کامل قلمی نسخہ جو حافظ سیوطیؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے جرمنی کے کتب خانے میں موجود ہے۔ اس کی طباعت کا آغاز حیدر آباد ہند سے ہوا۔ ۱۳۸۶ھ سے طباعت شروع ہوئی اور ۱۳۹۰ھ تک اس کے پانچ اجزا کتاب الصید تک شائع ہو گئے تھے۔ اس کے بعد طباعت موقوف ہو گئی۔ اب اس کے بقیہ اجزا بھی طبع ہو گئے ہیں۔

۲۳- **صحیح اسماعیلی** : یہ صحیح بخاری پر مستخرج ہے۔ اسماعیلی کی کنیت ابوبکر ہے۔ اور احمد بن ابراہیم الاسماعیلی نام ہے۔ شہر جرجان میں اپنے وقت کے امام تھے۔ فقہ و حدیث میں لوگ ان کو مقتدا سمجھتے تھے۔ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اکیس سال بعد ۲۷۷ھ میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے علم حدیث حاصل کرنے کا شوق تھا۔ اپنے زمانے کے بڑے بڑے محدثین سے استفادہ کیا اور فقہ و حدیث کے جامع اور دین و دنیا کی ریاست کے مالک ہوئے۔ اسماعیلی کو بہت سی کتابیں یاد تھیں اور حدیث و فقہ میں انھیں درجہ اجتہاد حاصل تھا۔ بخاری کی مرویات کو ان کی اسناد کی بجائے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا۔ اس لیے ان کی کتاب کا نام "مستخرج" قرار پایا۔ صفر ۳۷۱ھ میں وفات پائی (بستان المحدثین، ص ۶۵-۶۶)۔

۲۴- **صحیح ابن حبان** (متوفی ۳۵۴ھ) : ان کی کنیت ابو حاتم نام محمد بن حبان تمیمی بستی ہے۔ سیستان کے شہر بست کے رہنے والے تھے اس لیے بستی کہلائے۔ ۲۲ شوال جمعہ کے روز ۳۵۴ھ کو وفات پائی۔ اس کو تقاسیم اور انواع پر مرتب کیا ہے۔ ۹ جلدوں میں **الامیر علاء الدین علی بلبان الفارسی الحنفی**، المتوفی ۷۳۹ھ کی دی ہوئی فقہی ترتیب والا نسخہ، **الاحسان فی تقریب صحیح بن حبان** کے نام سے بیروت **موسسته الرسالته** سے شائع ہو چکا ہے۔

۲۵- **مستدرک حاکم** : ۳۲۱ھ ربیع الثانی میں پیدا ہوئے اور ۴۰۵ھ ماہ صفر میں انتقال کر گئے۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ عہدہ قضا پر مامور تھے اس لیے حاکم کے نام سے مشہور ہو گئے۔ حاکم نے ان احادیث کو جو صحیح بخاری اور مسلم میں ذکر ہونے سے رہ گئیں باوجودیکہ صحیح تھیں اور **بخاری و مسلم** کی شرائط کے مطابق تھیں، اس کتاب میں جمع کرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے تو اپنے طور پر ایسا کیا لیکن اہل علم کے نزدیک وہ اس میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکے اور ان کی مستدرک کو "صحیح" کا مقام نہیں مل سکا۔ حافظ شمس الدین ابو عبداللہ محمد ذہبی (متوفی ۷۴۸ھ) نے مستدرک کی تلخیص لکھی ہے جس میں اس کی احادیث کا جائزہ لیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ میری تلخیص کے مطالعے کے بغیر کوئی شخص مستدرک کے